روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون نمبر: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۳۹/۷۴ | جمعرات ۱۴ محرم الحرام ۱۴۱۰ھ، ۱۷ ظہور ۱۳۶۸ ہش، ۱۷ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۸۶

اخبارِ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت یو۔کے کا جلسہ الٰہی برکات کے جلو میں بخیر وخوبی انجام پایا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ بعض حکومتوں نے اپنے نمائندے جن میں وزراء بھی شامل تھے اس جلسے کے لئے بھیجے۔ حضورِ انور نے ان سب کیلئے دعا کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان حکومتوں کو بہتر اجر عطا فرمائے گا۔ جیسے جیسے ہمیں جلسہ کی رپورٹیں موصول ہوتی رہیں گی ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ یو۔کے۔ لجنہ اماء اللہ

احمدی عورتوں کو ایک خاص مقام حاصل ہے

انکے حقوق تلف کرنے میں دُنیا بھر میں دینِ حق کو نقصان پہنچے گا

ماں باپ کے متعلق دینِ حق کی تعلیم رائج ہو جائے تو انسانی معاشرہ نہایت حسین ہو کر ابھرے

اللہ پاکستان کے حالات تبدیل فرمائے اور دُنیا بھر میں دُکھی عورتوں پر رحم کی نگاہ فرماتے ہوئے ان کے دُکھ دُور کرے

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ احمدیہ جماعت یو۔کے کے دوسرے روز خواتین سے خطاب

حضور انور جب لجنہ کی مارکی (پنڈال) کی طرف تشریف لے گئے تو ایک غانین خاتون نے دینِ حق زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد، حضرت امام جماعت زندہ باد اور حضرت مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے لگائے۔

حضور نے خطاب سے قبل فرمایا کہ یہ نعرے غانا کی خاتون لگا رہی تھیں اس سے قبل قادیان یا ربوہ میں عورتوں میں نعرے لگانے کا رواج نہیں تھا۔ غالباً معاشرے کی روایات کے تابع یہ بات ہو رہی تھی، جب میں افریقہ کے ممالک اور خصوصاً غانا گیا تو ہزارہا احمدی خواتین سفید لباس میں ملبوس ایئرپورٹ سے باہر انتظار فرما رہی تھیں اور پھر انہوں نے ایسے فلک شگاف نعرے لگائے اور خوش آمدید (WEL COME) کے نغمے گائے کہ ساری فضا میں ارتعاش پیدا ہو گیا۔ اس کی فلمیں جب لندن میں دکھائی گئیں تو یہاں بھی عورتوں میں بڑا جوش پیدا ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہم کیوں محروم رہیں، ہم بھی خواتین ہیں ہمارا بھی حق ہے تو پھر انہوں نے بھی یہ شروع کر دیا۔

فرمایا۔

کل جب میں افریقی وفد سے ملنے گیا تو سفید لباس میں ملبوس ایک وفد نے ان نعروں اور نغموں کی تکرار کی تو میں نے کہا کہ آپ اس رُوحانی لذّت میں شریک ہو جائیں تو آج میری فرمائش پر تلاوت و نظم کے بعد یہ افریقن خواتین وہی مظاہرہ فرمائیں گی۔

اس کے بعد حضور نے مکرمہ عارفہ امتیاز صاحبہ کو تلاوت قرآن کریم کیلئے بلایا، تلاوت کے بعد ان کے بارہ میں فرمایا کہ یہ احمدیت کی دعاؤں کا ایک زندہ معجزہ ہیں، حضور نے بتایا کہ ایک سال قبل تحریک وقفِ نو میں حصہ لینے کی وجہ سے یہ کمزوری صحت کی بناء پر اس کی متحمل نہ ہو سکیں اور شدید بیمار ہو گئیں حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا لیکن میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا اس نیک خاتون کو زندہ رکھ اور احمدیت کی صداقت کا نشان بنا اور اس کے بچے کو بھی زندہ رکھ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دیکھتے ہی دیکھتے ان کی صحت بحال ہونی شروع ہوئی اور آج اس آواز سے انہوں نے تلاوت کی ہے اس سے ہی آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بیماری کا کوئی بد اثر باقی نہیں رہا۔

فرمایا ـــــ یہ قبولیت دعا اور تازگی ایمان کا ایسا نمونہ تھا کہ میں نے چاہا کہ اس میں آپ کو بھی شریک کر دوں ورنہ ایسے نشان اس کثرت سے ظاہر ہوتے رہتے ہیں کہ جن کا شمار ممکن نہیں۔

بعد ازاں حضور نے مکرمہ امۃ الکریم کوکب صاحبہ کو نظم کے لئے بلایا۔ جنہوں نے نہایت خوش الحانی سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں تلاوت و نظم کے ساتھ ان کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ بعد ازاں حضور نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

AHMADIYYA SONG FROM AFRICA کے لئے غانین وفد کی خواتین کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی جنہوں نے نہایت دلکش انداز میں ان نغمات کو غانین لوکل زبان میں کورس کی شکل میں سامعین کے سامنے پیش کیا۔ اور پھر نعرہ ہائے تکبیر۔ دین حق۔ احمدیت، لجنہ اماء اللہ، جماعت احمدیہ یو کے۔ احمدیت ان غانا وغیرہ کے نعرے بلند کئے۔ ان کے بعد نائجیرین وفد کے مختلف عارفانہ نعرے بلند کئے۔ اور اپنی لوکل زبان میں بعض نغمات پیش کئے اس مختصر پروگرام کے بعد حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور نے فرمایا آج کے خطاب سے پہلے میں ایک دو باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ آج سٹیج پر میرے ساتھ میری اہلیہ کے علاوہ دو صدرات لجنہ بھی موجود ہیں لیکن تمام دنیا کی صدر لجنہ بھی یہاں موجود ہیں مگر مجھے علم نہیں کہ آیا انہوں نے خود معذرت کی یا ان سے سٹیج پر بیٹھنے کی درخواست ہی نہیں کی گئی۔ اس طرح بہت سے ممالک اور شہروں کی صدرات لجنہ ہیں جنہیں چھوٹے سے سٹیج پر اکٹھا نہیں کیا جا سکتا مگر صدر لجنہ ربوہ کو بھی ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے آئندہ سے یا تو سابقہ دستور کے مطابق کوئی بھی نمائندہ نہ بٹھایا جائے یا پھر موجود مرکزی نمائندگان کو اولیت دیجائے

حضور نے فرمایا۔ میں ان کی نمائندگی سے بھی خوش ہوں لیکن میں زیادہ خوش ہوتا اگر صدر لجنہ مرکزیہ اور صدر لجنہ ربوہ بھی یہاں تشریف رکھتیں۔ امید ہے آئندہ ایسے مراتب کا خیال رکھا جائیگا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا افریقہ کے یہ نغمے ان نغموں کا ایک چھوٹا سا نمونہ ہیں جو اس وقت گائے گئے تھے۔ جب میں افریقہ گیا تھا اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ جب افریقن ملکوں میں مردوں، عورتوں اور بچوں نے نغموں کی صورت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کا اعلان کیا تو میرے دل کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ افریقہ کے کونے کونے میں ان نغموں کی صدائیں گونج رہی تھیں اور بعض ٹی وی والوں نے بھی انہیں ٹیلی کاسٹ کیا سیرالیون میں بچوں کا ایک پروگرام ان سب پر بازی لے گیا جہاں ہمارے ۱۲۷ پرائمری اور ۲۷ سیکنڈری سکولز ہیں ان میں مختلف مذاہب کے بچے زیر تعلیم ہیں مگر ان سب نے نغموں میں شرکت کی۔ عیسائی بچوں نے بھی۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے نغمے بلند کئے۔ اس منظر سے روح تحلیل ہوجاتی اور دل عرش باری پر سجدہ ریز ہوجاتا تھا۔

فرمایا اس موقعہ پر ان نغمات کو پیش کرنے کی میں نے خصوصیت سے اس لئے بھی ہدایت کی تھی کہ احمدی عورتوں کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ معاشرہ پاکستانی نہ ہو لیکن دین حق کا ہے اور بعض حقوق اسے دیئے گئے ہیں جن حقوق کو تلف کرنے کے نتیجہ میں دنیا بھر میں دین حق کو نقصان پہنچے گا۔ جب کائنات کی ہر چیز خدا کی تسبیح و تحمید کر رہی ہے۔ تو ایک عورت ہی ہے۔ جس بیچاری کو اس حق سے محروم کیا جائے۔

فرمایا۔ پاکیزہ نغموں کے سلسلہ میں خواہ مخواہ یہ غلط روایات ہم میں قائم ہوگئی ہیں کہ مرد عورت کی آواز نہیں سن سکتا حالانکہ حضرت عائشہ رضی نے لیکچر دیئے ہیں اور مردوں کی تربیت کی ہے۔

فرمایا۔ صرف بیہودہ نغمات کی آواز سننا منع ہے جو کہ انسانی ذہن کو غلط راستے پر ڈالنے والی ہے برائج فحش اور غیر فحش گانوں کی آواز پر تو کوئی انگلی نہیں اٹھاتا لیکن ایک احمدی عورت کی پاکیزہ آواز میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں نغمہ بلند ہو تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا شروع ہوگیا۔ یہ تو بہت بڑی بات ہوگئی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ عقل کے ساتھ توازن پیدا کرنا چاہیئے ہم نے احمدی عورت کے مقام کو تمام دنیا میں اس شان کے ساتھ پیش کرنا ہے جس شان کے ساتھ دین حق پیش کرتا ہے۔ کجی والی راہوں کے علاوہ ہر راہ پر چلنے کا اُسے مرد کے ساتھ برابر حق ہے اور کوئی اس حق کو روک نہیں سکتا لیکن احتیاط کے تقاضوں کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے تاکہ وہ حد اعتدال سے بھٹک نہ سکے۔

حضور نے فرمایا گذشتہ سال میں "دین حق اور عورت" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے ماں کے مقام پر روشنی ڈال رہا تھا کہ وقت ختم ہوگیا اب میں اسی جگہ سے اس موضوع کو آگے اٹھانے کی کوشش کروں گا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن نے عورت کو بحیثیت ماں اس شان کے ساتھ پیش کیا ہے کہ ساری کائنات میں اسکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

حضور نے اس سلسلہ میں قرآن کریم کی متعدد آیات اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیش فرمائیں اور فرمایا عورت کی تکریم کے قیام کا دعویٰ کرنے والے بڑے بڑے ممالک کا معاشرہ ان کے اس دعویٰ کو جھٹلا رہا ہے۔ انسانی قول و فعل کے تضادات کی اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی مثال ملتی ہو۔ روز بروز ان ترقی یافتہ ممالک میں ماں باپ کی عزت کم ہوتی چلی جارہی ہے۔ اور نوجوان نسلیں انہیں پرانے کپڑوں کے اتار پھینکنے کی طرح پھینک دیتی ہیں۔ اور ان سے رشتے منقطع کرلیتی ہیں۔ حتّٰی کہ وہ محرومی کے احساس سے تنگ آکر خودکشی کرلیتے ہیں

فرمایا۔ میں یہ حالات مغرب پر تنقید کی خاطر بیان نہیں کر رہا۔ ہم تو بحیثیت احمدی مغرب و مشرق کی تفریق مٹانے آئے ہیں میں ان باتوں کو صرف انہیں توجہ دلانے کی خاطر بیان کر رہا ہوں۔ تاکہ وہ دین حق کے اخلاق کی طرف لوٹ آئیں ورنہ مشرق و مغرب سب مجھے پیارے ہیں۔ ان کی خوبیوں پر خوش ہوتا ہوں اور ان کی برائیوں پر دکھ محسوس کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ ماں باپ کے متعلق دین حق کی تعلیم اگر دنیا میں رائج ہوجائے تو انسانی معاشرہ بہت ہی زیادہ حسین ہوکر اُبھر سکتا ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دین حق نے عورت اور مرد کے درمیان تفریق کی ہے وہ اگر ان آیات اور احادیث کا مطالعہ کریں جو ماں باپ کے حقوق کے متعلق بیان ہوئی ہیں۔ تو اکثر مواقع پر انہیں نظر آئے گا کہ یہ تفریق عورت کے حق میں تو ہے مگر مرد کے حق میں نہیں۔ اس پہلو سے قرآن نے ماؤں کو ایک عظیم مقام عطا فرمایا ہے۔

حضور نے اس مضمون کے دوسرے پہلو طلاق پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کسی مذہب میں اس موضوع پر اتنی تفصیلی ہدایات نہیں ملیں گی۔ جتنی قرآن کریم میں ملتی ہیں دین حق نے عورت کے حقوق کو نہایت باریکی اور گہرائی میں جاکر قائم کیا ہے۔ اس لئے جب دین حق کو اس بارہ میں مطعون کیا جاتا ہے تو بڑی حیرانگی ہوتی ہے۔ کیونکہ اس میں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

حضور نے ورثہ کے معاملہ میں بھی عورتوں کے حقوق کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ دوسرے مذاہب میں یا تو عورت کے ورثہ کا ذکر ہی نہیں ملتا اور اگر ملتا ہے تو محرومی کی صورت میں جبکہ دین حق عورت کو ورثہ میں بھی اس کا حق دلاتا ہے۔ اس کے باوجود دین حق پر اعتراض کیا ہے کہ اس نے عورت پر ظلم اور ناانصافی کا سلوک کیا ہے اور اسے مرد سے نصف حصہ دیا گیا ہے۔

حضور نے فرمایا دین حق نے اقتصادیات کی ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے۔ تاہم عورتوں کو بھی مال کمانے کے حق سے محروم نہیں کیا لیکن جو مال عورت خود کماتی ہے وہ اسکی ذاتی ملکیت ہے نہ خاوند اس سے اس کا مطالبہ کرسکتا ہے نہ مجبور کرسکتا ہے کہ وہ اُسے گھر پر خرچ کرے۔ وہ خود اسکی مالک ہے خاوند کا اس پر کوئی حق نہیں۔ خاوند کا حق اس کے مرنے کے بعد ہوتا ہے۔ پہلے نہیں جب عورت پر اقتصادی نظام کو چلانے کی ذمہ داری نہیں ڈالی گئی تو اسے کمانے کی اجازت دی گئی ہے تو اس صورت میں اسکو نصف حصہ دینا اسکی ضرورت سے زیادہ تو ہوسکتا ہے کم قرار نہیں دیا جاسکتا اور جب مرد پر گھر کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے تو پھر لازماً اسے ورثہ میں کچھ زیادہ ملنا چاہیئے۔ پس یہ تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ عورت کو نسبتاً زیادہ دے دیا گیا ہے لیکن ہرگز یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ عورت کو نسبتاً کم دیا گیا ہے۔

فرمایا کسی مذہب یا معاشرے کا جائزہ لے کر دیکھیں تو آپ کو کہیں اس طرح قانون کے طور پر عورتوں کے حقوق کا قیام نہیں ملے گا اس ضمن میں حضور نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقہ نسواں پر احسانات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ دنیا کی تاریخ میں صرف یہی ایک مرد ہے۔ جس نے چودہ سو سال پہلے عورتوں کے حقوق کو قائم کرنے کے لئے عظیم الشان تحریک کی بنیاد ڈالی۔ حتّٰی کہ مردوں نے شکایت کرنی شروع کر دی کہ عورتوں کو مردوں سے زیادہ حقوق دے دیئے گئے ہیں لیکن آج بدقسمتی سے احمدی معاشرہ میں بھی ان کے

باقی صفحہ نمبر ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷؍ظہور ۱۳۶۸ہش ۱۷؍اگست ۱۹۸۹ء

ایمان۔ تنظیم۔ اتحاد

قائد اعظم محمد علی جناح جن کی مخلصانہ کوششوں سے پاکستان وجود میں آیا کے الفاظ ایمان۔ تنظیم۔ اتحاد تو سب کو یاد ہیں۔ اور یہ الفاظ بار بار مختلف مواقع پر انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی دہرائے جاتے ہیں لیکن ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ اگر کوئی ہیں تو۔ جو ان الفاظ کی حقیقت کو سمجھتے ہوں اور ان پر عمل کی کیفیت سے واقف ہوں اور دل کی گہرائیوں سے ان پر عمل پیرا ہونے کی خواہش رکھتے ہوں یا کبھی کبھی ارادہ رکھتے ہوں۔

ہیں تو یہ تین لفظ۔ اور ہیں بھی الگ الگ۔ کوئی جملہ یا فقرہ نہیں بناتے لیکن اگر غور کیا جائے تو ہزاروں جملوں اور ہزاروں فقروں پر بھاری ہیں اور اپنے اندر عمل کی ایک پختہ یقین دہانی چھپائے ہوئے ہیں۔ ایمان سے مراد ہے کہ ہر پاکستانی کو اپنے اپنے ایمان پر قائم رہنے دیا جائے اور اسے اپنے ایمان کی پختگی کے لئے ہر ممکن کوشش کی کھلی اجازت ہو۔ کوئی ہندو ہو یا عیسائی۔ سکھ ہو یا پارسی۔ کسی کے ایمان میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ انہیں اپنے ایمان پر اپنے عقیدے کے مطابق عمل کرنے کا بھرپور موقعہ ملنا چاہیئے۔ اگر افراد دخل اندازی کریں تو حکومت کو یہ بات یقینی بنانی چاہیئے کہ ہر شخص کا ایمان محفوظ ہے۔ یہی ایک بات ہے جو تنظیم کی طرف لے جاتی ہے۔ اگر کسی کے ایمان کو غیر محفوظ بنا دیا جائے گا تو اس سے کس تنظیم کی توقع رکھی جاسکے گی اور وہ کس کے ساتھ منظم ہونے کی کوشش کرے گا۔ اپنے ایمان کے دشمنوں کے ساتھ۔ اور اگر ایمان محفوظ ہو۔ تنظیم کی مضبوطی کے سامان موجود ہوں تو اتحاد میں کوئی شک نہیں رہ جاتا۔ گویا یہ تینوں باتیں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور تینوں کی بنیادی شرط لوگوں کے ایمان کی حفاظت ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب کو یہ توفیق ارزانی ہو کہ ہم ہر شخص کے ایمان کے محافظ بن سکیں۔

تقویٰ کی رہ یہی ہے کہ اللہ سے ڈریں
جو کام اسے پسند ہیں وہ کام ہی کریں
غافل کرے نہ موت سے جینے کی آرزو
اس کیلئے جئیں تو اسی کے لئے مریں

(ابوالاقبال)

تیری آنکھوں کا سمندر میرے دل کی آب جو
دونوں مل کر ایک ہوجائیں یہی ہے آرزو

میں تری خاموش باتیں سن رہا ہوں رات دن
تجھ کو بھی سُنتی ہے مجھ شوریدہ سر کی گفتگو

مرے آنگن میں پڑے ہیں جلتی آنکھوں کے چراغ
چاند کو ہوتا پڑے گا آج ان کے رُوبرو

تُو سرِ بازار مجھکو مل گیا ہے بھیڑ میں
ہے کوئی دل کے نہاں خانے میں تجھ سا ہوبہو

ان کو آجائے پسینہ یہ غضب کی بات ہے
اور ہنستے کھیلتے بہنے لگے میرا لہو

ہر گلی کے موڑ پر دار و رسن کی بات کر
ہر قدم پر جان لے کے مجھ کو کردے سرخرُو

تو نہ میری بات مانے گا تو میں کس سے کہوں
سُن، کہ تیرا نام لے کر کر رہا ہوں ہاؤ ہُو

ان کے آگے ہاتھ کی دیوار رکھ دے اور بچا
ورنہ بتلا مرے مرجانے پہ کام آئے گا تُو

مرے رستے میں کھڑا ہے میری سوچوں کا حصار
ہے رکاوٹ ہی مری عقل و خرد کی آبرو

دُور ہے تو دُور ہی سے گھول دے کانوں میں رس
تیری باتیں تو ہیں میری رُوح کی وجہ نمو

اپنی پڑجاتی ہے ناہنجار لوگوں کو نسیم
ہو کسی کے دیس میں آنے کی جب بھی گفتگو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاحِ معاشرہ

عبدالباسط شاہد

بُری عادت چھوڑنے سے نیکی کے مواقع حاصل ہو سکتے ہیں

روزنامہ الفضل میں سگریٹ نوشی کے متعلق خاکسار کا ایک نوٹ شائع ہوا تھا میرے ایک پرانے کرم فرما وہ نوٹ پڑھ کر مجھے دفتر میں ملنے کے لئے آئے۔ اتفاق سے میں انہیں وہاں نہ ملا تو وہ میری رہائش گاہ پر تشریف لا رہے تھے کہ رستہ میں ان سے ملاقات ہو گئی۔ کہنے لگے کہ آپ نے میرا کام آسان کر دیا ہے۔ میں الفضل میں آپ کا مفید مضمون دیکھ کر آپ کو اپنی آپ بیتی سنانا چاہتا تھا۔ انہوں نے اپنا بہت دلچسپ واقعہ سناتے ہوئے بتایا کہ چند دن قبل جب وہ باہر سے وطن آتے ہوئے کراچی پہنچے تو وہاں پر بہت سے مسافر جو اندرون ملک مختلف مقامات پر جانا چاہتے تھے پریشان بیٹھے تھے کہ سیٹ نہیں مل رہی اور ہم یہاں پریشان بیٹھے ہیں۔ وہ بتانے لگے کہ حسن اتفاق سے ایک بکنگ افسر میری بات کو سمجھ گئے۔ اور مجھے ٹکٹ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر غلطی سے بجائے فیصل آباد کے اسلام آباد کا ٹکٹ بنا دیا۔ میں نے انہیں اس غلطی کے متعلق بتایا تو انہوں نے مجھے ایک دوسرا ٹکٹ فیصل آباد کا بنا دیا وہاں پر ایک دوسرے دوست بڑے پریشان حال بیٹھے تھے۔" دو دن سے انتظار کر رہا ہوں۔ نہ معلوم اور کب تک انتظار کرنا پڑے گھر پہ فلاں تقریب تھی سب انتظار کر رہے ہوں گے،، وغیرہ۔ میرے پوچھنے پر کہنے لگے کہ میں اسلام آباد جانا چاہتا ہوں میں نے انہیں بتایا کہ فلاں بکنگ افسر سے ملیں انہوں نے ابھی ابھی میرا اسلام آباد کا ٹکٹ واپس کیا ہے۔ وہ خوش خوش ٹکٹ حاصل کرنے گئے مگر غالباً وہ اپنی بات متعلقہ افسر کو اچھی طرح سمجھا نہ سکے۔ اس پر میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ ان افسر صاحب سے بات کی تو وہ ہماری بات سمجھ لئے۔ اور اسلام آباد کا ٹکٹ جاری کر دیا۔ میرے وہ دوست بہت زیادہ خوش ہوئے شکریہ ادا کرنے لگے اسلام آباد آنے کی دعوت بھی بڑے اصرار و خلوص سے دی۔ اور باتوں باتوں میں سگریٹ نکال کر بہت تکلف سے مجھے بھی پیش کیا۔ (میرے کرم فرما بتانے لگے کہ خدا کا شکر ہے کسی پہلے وقت میں کوئی بیس سال پہلے مجھے سگریٹ چھوڑنے کی توفیق مل گئی تھی) ان کے اس طرح سگریٹ پیش کرتے پر میں نے ان سے کہا کہ بھائی صاحب میں نے آپ کو ضرورت مند اور مشکل میں سمجھ کر آپ کی مدد کی تھی مگر آپ تو مجھ سے کسی برے سلوک کا بدلہ لینا چاہتے ہیں وہ حیران بلکہ پشیمان ہو کر کہنے لگے کہ بھائی صاحب میں نے آپ سے کیوں برا سلوک کرنا ہے آپ کا تو مجھ پر بہت بڑا احسان ہے۔ جو میں کبھی بھی بھلا نہ سکوں گا۔ میں نے کہا سگریٹ نوشی صحت کے لئے بہت مضر اور نقصان رساں ہے۔ اور یہ امر آپ بخوبی جانتے ہیں، مگر اس کے باوجود آپ مجھے سگریٹ پیش کر کے میرے نقصان کے درپے ہیں، سگریٹ نوشی کے متعلق وہ بھی میری ہاں میں ہاں ملانے لگے اور اس کے نقصانات گنانے لگے۔ میں نے موقع مناسب دیکھتے ہوئے ان سے کہا کہ بھائی صاحب آپ جو سگریٹ پی رہے ہیں یہ ۲۲ روپے کا ایک پیکٹ ہے۔ آپ زیادہ نہیں صرف ایک پیکٹ روزانہ بھی پیتے ہوں تو یہ روزانہ ۲۲ روپے کا خرچ ہے۔ جب کہ آپ کے دائیں بائیں کوئی ایسی نادار بیوہ ماں بھی ہو سکتی ہے جس کا باصلاحیت بچہ ان ۲۲ روپے کے نہ ہونے سے اپنی تعلیم اور بہتر مستقبل سے محروم رہ جاتے۔ بلکہ بہت ممکن ہے کہ ایک بیوہ ماں کا بچہ یہ ۲۲ روپے نہ ملنے سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اچھا شہری ہونے کی بجائے ایک چور یا ڈاکو بن جائے آپ خود ہی دیکھیں کہ آپ اس طرح اپنی صحت کو ہی نہیں اپنے معاشرے کو بھی بہت بڑا نقصان پہنچا رہے ہیں۔ میرے دوست نے بتایا کہ انہوں نے پیکٹ میں باقی بچے ہوئے سگریٹ توڑ کر پاس پڑی ہوئی ردی کی ٹوکری میں پھینک دیئے اور وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی کسی شکل میں تمباکو یا کوئی اور نشہ آور چیز استعمال نہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اور ہر ذی شعور انسان کو ہر بری عادت سے محفوظ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک تقریبِ سالگرہ،،

سالگرہ تو ہم نہیں مناتے لیکن سالگرہ کے دن اکٹھے ہو کر اگر گھر کے افراد کوئی اچھے اچھے فیصلے کریں اور اگلے سال ان پر عمل کیا جائے تو یہ دن بابرکت ہو سکتا ہے۔ یہ سالگرہ بھی ایک ایسی ہی سالگرہ ہے۔

آج صبح میں سوچ رہی تھی کہ آج کیا تاریخ ہے۔ اچانک میری نظر کیلنڈر پر پڑی تو مجھے عجیب سا احساس ہوا۔ اوہ آج تو میرا جنم دن ہے۔ بچے اور والدین سالگرہ کی خوشیاں مل کر مناتے ہی رہتے ہیں اور یوں جو ہمیں سالگرہ کی خوشی کے اظہار کرتے کے لئے عجیب عجیب طریقے ورثہ میں ملے ہیں۔ مگر ایک احمدی بچی کے لئے سالگرہ کی خوشیاں مختلف ہیں۔ میرا بھی دل چاہا کہ کیوں نہ میں اپنی سالگرہ مناؤں۔ میں نے اپنے امی ابو سے جب اس خواہش کا اظہار کیا تو ابو نے بھی اجازت دے دی اور یوں آج میری سالگرہ منانے کا فیصلہ ہو گیا۔

جمعۃ المبارک کا دن تھا میں نے اپنے بھیا سے کہا کہ کیک لا دیں بھیا نے مجھے پیارا سا کیک لا کر دیا ہم سب بہن بھائی اور ابو امی اکٹھے میز پر جمع ہو گئے اس طرح یہ تقریب شروع ہوئی۔ میری بہن نے تلاوت کی اور مجھے حکم دیا کہ نظم پڑھو۔ میں نے درّثمین سے نظم پڑھی اور ابو نے جو تقریر کی وہ آپکو بھی سُنا دوں۔ تقریر یہ تھی۔ ابو نے کہا ایک احمدی بچے کی سالگرہ یہ ہونی چاہیئے کہ ہم نے اپنے زندگی کے گزشتہ سال کو کیسے گزارا اور آنے والے سال کے لئے ہمارا کیا پروگرام ہے۔ اس طور سے یہ ایک موقع ملتا ہے اپنے محاسبہ کا۔ ابو نے مجھے آنیوالے سال کے لئے اپنی تعلیمی اور جماعتی نیز تربیتی ذمہ داریوں کو باحسن نبھانے اور پہلے سال سے زیادہ نمبروں کے حصول کے ساتھ ساتھ نئے عزم کا کا حوصلہ دیا۔ مجھے گزشتہ سال خدا تعالیٰ کے فضل سے قصیدہ بانی سلسلہ احمدیہ کے ۷۰ اشعار حفظ کرنے کی توفیق ملی تھی۔ اور اب آئندہ سال کے لئے کم از کم ایک سپارہ قرآن کریم حفظ کرنے کا ٹارگٹ ملا۔ اسکے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور سب نے مل کر کیک کھایا۔ یوں یہ سادہ سی تقریبِ سالگرہ تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہو کر دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

میں اپنے پیارے آقا اور قارئینِ الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ مجھے نیک اور خادمہ دین بنائے۔

(سمیعہ ناز بنت خواجہ برکات احمد صاحب
کلاس ششم)

للّٰہی وقف

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کرتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے، نہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۹۲)

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون۔ سین

مغربی جرمنی

مغربی جرمنی میں ایک کثیر تعداد میں غیر ملکی رہائش پذیر ہیں ان میں پاکستانیوں کی بھی ایک خاصی تعداد ہے کہا جاتا ہے کہ مقامی باشندے اور یہ بیرونی لوگ آپس میں محبت اور اتفاق سے رہتے ہیں لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی تو ایسی بات ضرور ہو جاتی ہو گی جس سے آپس میں کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے اور اسی لئے حکومت کی طرف سے یہ کوشش جاری رہتی ہے کہ مقامی باشندے بیرونی لوگوں سے اچھا سلوک کریں، ہمدردی کا اظہار کریں اور انہیں اس بات کا موقعہ دیں کہ ان کے ساتھ گھل مل جائیں بیرونی لوگوں کے معاملات طے کرنے کے لئے برلن میں ایک کمشنر متعین ہے جن کا نام باربرا جان ہے انہوں نے حال ہی میں ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مقامی لوگ اور بیرونی ممالک سے آنے والے آپس میں نہایت اچھی طرح مل جل کر گزارا کر رہے ہیں اور کہ اگر کوئی اس بات کے لئے شور مچائے کہ بیرونی لوگوں کو یہاں قیام کی اجازت نہیں دینی چاہیئے تو اس قسم کی آوازیں سننے کے لئے لوگ تیار نہیں ہوتے یہ پمفلٹ جو باربرا جان نے شائع کیا ہے اور مفت تقسیم بھی کیا گیا ہے اور اس بات کی دعوت دی گئی ہے کہ جو اسے حاصل کرنا چاہیں وہ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس پمفلٹ میں خاص طور پر آپس میں مل جل کر رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور جرمن کے لوگوں اور باہر سے آنے والوں کے آپس میں متوقع تنازعات کو روکنے کے طریق بھی بتائے گئے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جن مکانوں میں غیر ملکی لوگ رہ رہے ہیں مقامی باشندوں کو ان کی ضرورت ہے لیکن اس بات کو محض پروپیگنڈا سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس ملک میں ترکی کے لوگ۔ یوگوسلاویہ کے لوگ اور یونانی ایک لمبے عرصے سے ایسے مکانوں میں رہ رہے ہیں جن میں کوئی جدید آلات فراہم نہیں کئے گئے اور جن کو ایسے جرمن لوگ جو اپنے مکانوں پر تھوڑی سی رقم بھی خرچ کر سکتے ہیں۔ لینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوتے جو بیرونی ممالک کے باشندوں کے حق میں بات کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ان لوگوں نے کسی جرمن باشندے کو مجبور کر کے تو گھر سے نہیں نکالا! ان کے مکانوں کی اکثریت ایسی ہے کہ اگر یہ لوگ انہیں نہ اپناتے تو اب تک انہیں گرا دیا جاتا۔

یہ بات بھی واضح طور پر غلط ہے کہ باہر سے آنے والے لوگ وہ کام کر رہے ہیں جو درحقیقت جرمن لوگوں کو کرنے چاہئیں جہاں تک صنعت کاروں کا تعلق ہے انہیں تو مزید کارکنوں کی ضرورت ہے اور وہ اس خواہش کا اظہار کر رہے ہیں کہ بیرونی لوگوں کی ملازمت پر جو پابندی لگی ہوئی ہے اس کو ہٹانا چاہیئے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کی صنعت کے فروغ میں مدد دے سکیں۔ جو لوگ صحیح طور پر کام کرنے کے قابل ہیں۔ ان کی درخواستوں کی بہت زیادہ کمی ہے۔ کئی شعبے ایسے ہیں جن میں مزید بہت سے کارندوں کی ضرورت ہے۔

جہاں تک ایسے لوگوں کا تعلق ہے جو بیرون ملک سے آ کر جرمنی میں رہ پڑے ہیں وہ خود ایسے کام کرتے ہیں۔ جن سے دوسرں لوگوں کو ملازمت مل سکتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس وقت ، ہزار افراد ایسے ہیں جو پہلے کسی اور کے ہاں کام کرتے تھے لیکن اب انہوں نے اپنے کام شروع کر دیئے ہیں اور وہ خود دوسروں کو اپنے ہاں ملازمت دیتے ہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ان بیرونی ممالک سے آنے والے لوگوں کی وجہ سے تعلیمی معیار پر برا اثر پڑا ہے لیکن اس کو بھی ایک کہانی کہہ کر رد کیا جا سکتا ہے۔ فراؤ جان کہتی ہے کہ ثانوی سکول جہاں کم تعلیم یافتہ بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے وہ تو پھر جرمن بچوں سے بھر جانے چاہئیں۔ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے جرمن بچے اپنی مادری زبان کی وجہ سے تعلیم کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اس لئے وہ سکول میں اچھے نمبر لیتے ہیں۔ جو جرمن بچے اعلیٰ ثانوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے گیارہ سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوتے ہیں وہ پرائمری سکول میں داخل ہونے والوں کی نسبت ۵ ٪ زیادہ ہو گئے ہیں۔

مغربی جرمنی میں خدا کے فضل سے پاکستانی احمدیوں کی بھی ایک خاصی تعداد موجود ہے۔ اور وہ جماعت کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں جلسوں میں حاضری بھی نہایت تسلی بخش ہوتی ہے اور اپنی آمدنی کے لحاظ سے وہ چندے بھی دل کھول کر دیتے ہیں۔

مقامی لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک کے لئے حضرت امام جماعت ہمیشہ ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے رہتے ہیں کہ صرف وہی مذہب زیادہ دیر زندہ رہ سکتا ہے اور دوسروں میں نفوذ کر سکتا ہے۔ جو اخلاق کے بل بوتے پر دوسروں سے اپنے آپ کو بہتر پیش کرے۔ چنانچہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پاکستانی احمدی مقامی لوگوں کے ساتھ قابلِ رشک اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں

آپ کا خط ملا

عزیزم مکرم منصور احمد صاحب ربوہ

آپ کا خط ملا۔ ہمیں تو اس بات کا علم نہیں تھا کہ "ڈاکٹر سلام احمدیہ فزکس سوسائٹی" کا قیام کب عمل میں آیا اور کہ ایسی کوئی سوسائٹی گورنمنٹ ٹی آئی کالج نیو کیمپس ربوہ میں قائم ہو چکی ہے آپ کے لیٹر ہیڈ سے اس بات کا علم ہوا۔ سب سے پہلے تو ہم اس سوسائٹی کے قائم کرنے والوں اور اس کے ممبران کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہر احمدیہ سکول یا کالج میں جہاں فزکس پڑھائی جاتی ہے۔ ایسی سوسائٹیاں ضرور قائم کی جائیں۔ اس سے ایک تو ڈاکٹر سلام صاحب کو ممکنہ حد تک ہماری طرف سے (یعنی جماعت کی طرف سے) داد و تحسین پیش کی جا سکے گی اور دوسری طرف نوجوان طالب علموں کو زیادہ سے زیادہ حوصلہ افزائی ملے گی۔

آپ نے محترم میجر (ریٹائرڈ) منظور احمد صاحب ساہیوال کی چار تجاویز کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ بہت خوب ہیں۔ ان کی پہلی تین تجاویز پر تو کسی نہ کسی رنگ میں پہلے سے ہی عمل ہو رہا ہے چوتھی تجویز یعنی دینی اور تاریخی امور کے بارے میں سوال و جواب کا کالم شروع کرنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ خاص کر دینی امور کے بارے میں تو سوال و جواب کے کالم کی تو اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی کسی نہ کسی رنگ میں داعی الی اللہ ہے اور اس میدان میں ہمیں ہر روز طرح طرح کے سوالوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

مکرم منصور احمد صاحب یہ بات بالکل درست ہے کہ سوال و جواب کا کالم نہایت اہم ہے لیکن ہماری بعض مجبوریاں ایسی ہیں جنکی وجہ سے بہت سے سوالات جن کے جوابات کی ہمارے قارئین کو ضرورت ہے وہ ہم الفضل میں شائع نہیں کر سکتے۔ البتہ ہم ایسا کرتے ہیں کہ جب کسی دوست کی طرف سے ہمیں کوئی سوال موصول ہوتا ہے تو ہم کسی عالم دین سے اس کا جواب حاصل کر کے بذریعہ ڈاک سوال کرنے والے کو بھیج دیتے ہیں۔ فی الحال یہی کیا جا سکتا ہے اور یہ ہم خدا کے فضل سے کر رہے ہیں۔ آپ کے علاوہ بعض اور دوست بھی لکھتے ہیں کہ ہماری تحریر الفضل جیسے معیاری اخبار میں شائع کرنے کے قابل نہیں۔ یہ بات نہیں ہے جہاں تک تجاویز کا تعلق ہے۔ اسے کسی عبارت کے ساتھ معیار کے سلسلے میں منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ تجاویز بہرحال تجاویز ہیں اور ان کی روح پر غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ ہمیں خط ضرور لکھیں اور کوئی سوال پوچھنا چاہیں تو سوال پوچھیں اور اگر آپ کسی بات کی وضاحت کرنا چاہیں۔ تو اس کے لئے بھی ہمارے صفحات آپ کے منتظر رہیں گے۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

جماعت احمدیہ کے کئی افراد ملک کی مختلف جیلوں میں قید ہیں

یہ اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام اسیران راہِ مولیٰ کو رہائی عطا کرے۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمت و استقامت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسیری کی مشکلات کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔

جو کام سب سے زیادہ مغفرت کا سبب ہو گا۔ وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• شاہد بشیر چیمہ
• زاہد عطاء چیمہ

گندم میں جڑی بوٹیوں کی تلفی

گندم کی جنس ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہے اور اب اسکی زیادہ پیداوار دینے والی کئی اقسام آچکی ہیں۔ ان اقسام میں کیمیاوی کھادوں کا استعمال زیادہ ہونے کی وجہ سے گندم میں جڑی بوٹیوں کی شرح فیصد بھی بہت بڑھ گئی ہے۔

پچھلے چند سالوں میں یہ بات اچھی طرح واضح ہوچکی ہے کہ گندم کی پیداوار میں کمی کا سب سے بڑا سبب یہ جڑی بوٹیاں ہیں اور اسی بنا پر انکی تلفی ہی گندم میں سب سے زیادہ توجہ طلب امر ہے۔

یوں تو گندم میں جڑی بوٹیوں کی تلفی فصلوں کے ہیر پھیر بذریعہ داب وگوڈی اور بارہیرو کے استعمال سے ہوتی ہے مگر سب سے مؤثر اور جدید ذریعہ کیمیائی زہروں کا استعمال ہے یہ طریقہ سستا بھی ہے اور مؤثر بھی۔ ان کے استعمال سے ۹۰ فیصد تک جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات غور طلب ہے کہ ان کا استعمال سفارشات کے مطابق اور بروقت ہو۔

آگے درج کیمیائی زہر بازار سے بآسانی دستیاب ہیں نیز ان کا طریقہ استعمال حسب ذیل ہے۔

(۱) اسٹامپ

یہ دوا گندم کی بوائی کے فوراً بعد استعمال کرنی چاہیئے اسے (PRE- (PRE-EMERGENT HEIBICIDE) کہا جاتا ہے۔ یعنی یہ جڑی بوٹیوں کو اُگنے سے پہلے ہی تلف کر دیتی ہے۔

طریقہ استعمال

اسٹامپ بحساب ۱.۵ لٹر تا ۲.۲۵ لٹر فی ایکڑ ۱۵۰ تا ۲۰۰ لٹر پانی میں ملاکر سپرے کرنی چاہیئے۔ یہ دوا گندم کی تمام بیج سے اُگنے والی جڑی بوٹیوں مثلاً جنگلی جئی، سٹی بوٹی اور تمام چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیاں تلف کرنے میں نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے۔

(۲) ڈائیکوران ایم اے

یہ دوا گندم کو پہلا پانی دینے کے بعد جب زمین تروتر کی حالت میں ہو سپرے کرنی چاہیئے۔

طریقہ استعمال

۱۔ دریانی زمین ۱.۰ کلو فی ایکڑ
۲۔ ہلکی زمین ۰.۷ کلو فی ایکڑ
۳۔ بھاری زمین ۱.۹ کلو فی ایکڑ

۱۲۰ تا ۱۵۰ لٹر پانی میں ملاکر سپرے کریں۔

یہ دوا دمبی سٹی اور دوسری تمام چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں اور کچھ گھاس کی اقسام کی جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے میں نہایت مؤثر ہے۔ یاد رہے کہ یہ ایک حل پذیر پوڈر ہے اور سپرے سے پہلے اسے پانی میں حل کرنا ضروری ہے۔

(۳) ایریلان-۷۵ ڈبلیو پی

یہ ایک حل پذیر پوڈر ہے اور اسے پہلے پانی کے بعد جب زمین تروتر کی حالت میں ہو بحساب ۵۰۰ گرام فی ایکڑ ۱۰۰ سے ۱۵۰ لٹر پانی میں حل کر کے سپرے کرنا چاہیئے۔

اس سے چوڑے پتے والی جڑی بوٹیاں اور جنگلی جئی دسٹی بوٹی باآسانی تلف ہو جاتی ہے۔

(۴) بکٹرل-ایم

یہ دوا بھی گندم کو پہلے پانی کے بعد جب زمین تروتر کی حالت میں ہو اسے بحساب ۱/۲ لٹر فی ایکڑ ۵۰ تا ۷۵ لٹر پانی میں ملاکر سپرے کریں۔ نیز یہ بھی واضح ہو کہ بکٹرل ایم صرف چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کو ہی تلف کرتی ہے۔

(۵) ڈوزانکس

یہ دوا بھی ڈائیکوران کی طرح ایک حل پذیر پوڈر ہے اور اسے بحساب ۷۰۰ گرام فی ایکڑ ۱۵۰ تا ۲۰۰ لٹر پانی میں ملاکر سپرے کریں۔ اس کے استعمال سے سٹی بوٹی، جنگلی جئی اور دوسری چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر

۱۔ کیمیائی ادویات کے استعمال سے پہلے ڈبے پر دی گئی ہدایات کو غور سے پڑھ لینا چاہیئے۔
۲۔ دوا صرف اُس فصل میں استعمال کریں جس کے لئے سفارش کی گئی ہو۔
۳۔ سپرے کرتے وقت ناک، منہ اور ہاتھ ڈھانپ دینے چاہئیں۔
۴۔ سپرے کرتے وقت ہوا کے رُخ کا خیال رکھیں۔
۵۔ سپرے شروع کرنے سے پہلے مشین کا کیلبریشن ضرور کر لینا چاہیئے۔
۶۔ دوا کے استعمال کے بعد خالی بوتلیں اور ڈبے زمین میں دبا دیں یا جلا دیں تاکہ انہیں دوبارہ استعمال نہ کیا جا سکے۔
۷۔ سپرے کے بعد کھیت کی جڑی بوٹیوں کو بطور چارہ استعمال نہ کریں اور نہ ہی کھیت میں کوئی جانور جانے دیں۔
۸۔ کیمیائی ادویات کو کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ سٹور نہ کریں۔
۹۔ سپرے کے بعد بچی ہوئی دوائی کسی پانی میں مثلاً کسی نہر و جوہڑ اور کھال وغیرہ میں نہ بہائیں بلکہ گڑھا کھود کر زمین میں دبا دیں۔
۱۰۔ سپرے کے دوران کھانے پینے سے پرہیز کریں۔

(بشکریہ "زراعت نامہ" ۱۵، جنوری ۱۹۸۹ء)

ایک "ساعت" کا انتظار کریں

راہِ جاناں میں جاں نثار کریں
اور دل بھی فدائے یار کریں

آزمائش کی چند گھڑیوں میں
اپنا ایمان استوار کریں

جان جوکھوں میں ڈال کر اپنی
ابتلاؤں سے بھی تو پیار کریں

ہم مصائب میں صبر دکھلائیں
کچھ نہ اظہارِ اضطرار کریں

اسقدر ہو دعاؤں میں رِقّت
اپنی آنکھوں کو اشکبار کریں

اپنے احسان سے مروّت سے
ہر معاندِ کو شرمسار کریں

بات اپنی کوئی سُنتے نہ سُنے
ہر طرف حق کو آشکار کریں

"بَغْتَۃً" بھی رہے نگاہوں میں
اور توکّل کو اختیار کریں

جلد آئیگی شادؔ فتحِ مُبیں
ایک "ساعت" کا انتظار کریں

محمّد ابراہیم شادؔ

تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرضِ حسنہ

برائے بیرون پاکستان اعلیٰ تعلیم ۱۹۸۹-۹۰ء

پاکستان بنکینگ کونسل کو غیر معمولی صلاحیت رکھنے والے ایسے طالب علموں، اساتذہ اور ٹرینرز سے قرض حسنہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو محدود مالی استطاعت کی بناء پر بیرون ملک اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہوں۔ درخواستیں مقررہ فارم پر معہ مطلوبہ کاغذات کے ۲۴۔ اگست ۸۹ء تک پاکستان بینکنگ کونسل میں جمع کروادی جائیں۔

قرض حسنہ کیلئے صرف مندرجہ ذیل امیدوار زیر غور آئیں گے۔

۱:۔ پاکستان/آزاد کشمیر کے شہری ہوں۔

۲:۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۸۹ء کو ۳۵ برس سے زائد عمر کے نہ ہوں۔

۳:۔ مکمل اخراجات کی حد تک کوئی اسکالرشپ یا ملازمت نہ حاصل کئے ہوئے ہوں۔

۴:۔ تعلیم کے وہ تمام مراحل جو پاکستان میں دستیاب ہیں پاکستان میں مکمل کر چکے ہوں۔

۵:۔ اپنے تعلیمی کیریئر میں ہمیشہ فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہو۔

۶:۔ مضامین جن میں پوسٹ گریجویٹ تعلیم کیلئے قرض حسنہ دیا جائے گا۔ یہ ہیں۔ انجینئرنگ، الیکٹرونکس، آئل ٹیکنالوجی، ایگریکلچر، میڈیسن، فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، جیالوجی، ریاضی، شماریات، علوم طبیعی، معاشیات، کامرس اور بزنس ایڈمنسٹریشن۔

۷:۔ کسی تسلیم شدہ اعلیٰ درجہ کی بیرون ملک یونیورسٹی/ادارے سے داخلہ کا اجازت نامہ حاصل کئے ہوئے ہوں۔

وہ طلباء بھی درخواست دے سکتے ہیں جن کو داخلہ کی پیشکش کی گئی ہو اور ان کیلئے سیشن میں جگہ محفوظ کی گئی ہو۔

مکمل تفصیلات اور درخواستوں کے فارم تو مہیا کئے گئے بنکوں کے پاکستان/آزاد کشمیر میں کسی بھی سرکل آفس/زونل آفس سے یا کراچی میں ان کے ہیڈ آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

درخواستیں بمعہ تصدیق شدہ (فوٹوسٹیٹ) سرٹیفکیٹ، شناختی کارڈ، ایڈمیشن لیٹر/آئی ۲۰ اور انکم ٹیکس سرٹیفکیٹ وغیرہ پاکستان بینکنگ کونسل ۷ حبیب بینک پلازہ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی ۲۴۔ اگست ۸۹ء تک پہنچ جانی چاہئیں

جو امیدوار فی الوقت ملازمت کرتے ہوں وہ اپنی درخواستیں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ یا محکمہ کی وساطت سے ارسال کریں۔

درخواستیں رقم کی مقدار کے برابر زیر غور آئیں گی۔ نامکمل اور دیر سے موصول ہونے والی درخواستیں زیر غور نہیں آئیں گی۔

نوٹ:۔ مزید تفصیلات کیلئے ۹۔ اگست کا "جنگ"، ملاحظہ فرمائیں۔

پاکستان بینکنگ کونسل

حبیب بنک پلازہ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی/موصیات کے موجودہ ایڈریس درکار ہیں۔ اگر موصی/موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دی جاوے

۔ محترمہ وسیمہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب وصیت نمبر ۱۵۶۱۱، ساکن G-۹-۲ بلاک A ۔ ۳۱، فلیٹ نمبر ۱۵، اسلام آباد۔

۔ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالغفور خان صاحب وصیت نمبر ۱۵۵۱۶ ساکن چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

۔ محترمہ اشرف بیگم صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد خان صاحب وصیت نمبر ۱۱۸۰۴، موصیہ کی سابق سکونت نورنگ ضلع گجرات ہے۔

۔ محترمہ امانت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم سیف الرحمٰن صاحب وصیت نمبر ۱۵۴۷۹، ساکن چک ۲/T.D.A ڈاکخانہ ۴/T.D.A ضلع سرگودھا۔

۔ محترمہ امتہ الکریم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مولا بخش صاحب وصیت نمبر ۷۲۳۶، پوسٹ آفس بشیر آباد چانگ براستہ ٹنڈو آلہ یار ضلع حیدر آباد۔

۔ محترمہ امتہ القدیر صاحبہ بنت مکرم عبدالغفور صاحب وصیت نمبر ۷۴۶۱، معرفت مکرم اللہ بخش صاحب مالک فلور ملز سمانہ ریاست پٹیالہ۔

۔ مکرم بدر دین صاحب ولد مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب وصیت نمبر ۷۴۶۵، ساکن تسکار ضلع گورداسپور

۔ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم حیدر آباد سندھ وصیت نمبر ۷۴۷۸،

۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں نور الحق صاحب وصیت نمبر ۱۵۲۹۷، کے ۹/۲/۵۹ کو ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خان سے وصیت کی پھر موصیہ لاہور چھاؤنی چلی گئی۔

۔ مکرمہ بشیراں پروین زوجہ عبدالمجید صاحب وصیت نمبر ۲۰۶۶۵، نے فیڈرل بی ایریا کراچی سے ۷۱ء میں وصیت کی تھی۔ موصیہ بعد میں کراچی سے لاہور منتقل ہوگئیں۔

۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالغفار صاحب وصیت نمبر ۸۱۱۷، ساکن قادیان

۔ محترمہ بیگم بی بی صاحبہ بیوہ مکرم سردار خان صاحب وصیت نمبر ۸۱۲۴، قوم مانگٹ ساکن قادیان۔

۔ محترمہ امتہ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی وصیت نمبر ۸۱۸۶، قوم ککے زئی ساکن قادیان۔

۔ محترمہ خیراں بی بی صاحبہ بیوہ محمد بخش صاحب وصیت نمبر ۸۱۹۶ قوم گھماد ساکن قادیان۔

۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم عبدالمجید صاحب وصیت نمبر ۸۲۳۲، قوم دادل ساکن قادیان۔

۔ محترمہ معصوم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب وصیت نمبر ۸۲۵۳، قوم کشمیری ساکن قادیان۔

۔ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مینیجر بک ڈپو قوم افغان وصیت نمبر ۸۲۶۰،

۔ محترمہ امتہ الرفیق صاحبہ بنت مکرم شیخ مختار نبی صاحب وصیت نمبر ۸۲۶۷، ساکن قلعہ خزانہ ضلع گوجرانوالہ۔

اعلیٰ اور معیاری صابن

پری سوپ

تیار کردہ

کریم سوپ فیکٹری ستیانہ روڈ فیصل آباد

حبوب مفید اطہرا

چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵

بڑی شیشی ۶۰ گرام پینتالیس روپے ۴۵

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۴

بواسیر کورس — PILES COURSE — ۴۰ روزہ کورس — قیمت ۴۰/-

قبض کورس — CONSTIPATION COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

گیس کورس — FLATULENCE COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

جلن معدہ کورس — HEART BURN COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

کمی خون کورس — ANEMIA COURSE — مختصر کورس — قیمت ۱۶/-

لٹریچر ۳/- روپے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی گولبازار ربوہ

فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ ریائش ڈاکٹرز ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: خطاب حضور انور

حقوق تلف کئے جا رہے ہیں۔ اور اسوہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس معاملہ میں عمل کم ہو رہا ہے۔

فرمایا۔ اگر تم انکے حقوق انہیں نہیں ادا کرتے تو تم دنیا میں نہ ترقی کر سکتے ہو اور نہ دین حق کا وہ مقام دوبارہ دنیا میں قائم ہو سکتا ہے۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دنیا پر ظاہر ہوا تھا۔

حضور نے فرمایا کہ مردوں میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے اگر اس کی ایک بات تجھے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس طرف خیال رکھا کرو کیونکہ یہ معاشرہ کی اصلاح کیلئے عظیم الشان نصیحت ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر انسان برائیوں پر نظر رکھنی شروع کر دے تو انسانی تعلقات کے سارے دائرے خراب ہو جائیں گے۔ ایک ہی گر ہے کہ برائیوں سے چشم پوشی کی جائے عمدگی سے نصیحت کرنا اور بات ہے لیکن اس کی وجہ سے تعلقات منقطع کر لینے کی دین حق اجازت نہیں دیتا۔ دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھنے کو انسانی تعلقات کے دائرے میں اگر اختیار کیا جائے تو ہمارے تعلقات چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے بگڑنے کی بجائے ہمیشہ دوسروں کی خوبیوں کے خیال سے سدھرتے رہیں گے۔

حضور نے عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ انہیں نیک کاموں میں مردوں سے مقابلہ کر کے ان سے آگے بڑھنا چاہیئے۔ فرمایا

عورتوں کو جس طرح مردوں کے حقوق ادا کرنے چاہیئں عام طور پر میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں اس طرح مردوں کے حقوق ادا نہیں کرتیں۔ بعض دفعہ جلدی بد خلقی کی بات کرتی ہیں۔ اور بڑی جلدی ناشکری کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج دنیا کو دین حق کی تعلیمات میں سے سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ کس طرح دین حق. بہترین گھروں کے نمونے پیش کرتا ہے۔ اس دائرے میں تمام دنیا تشنگی محسوس کر رہی ہے کیونکہ اکثر گھر دکھوں کی آماجگاہ بن گئے ہیں۔ حقوق کے مطالبوں کی آواز تو سنائی دیتی ہے لیکن ادائیگی حقوق کا مضمون سرے سے غائب ہے۔ اس لئے دین حق جہاں آپ کے حقوق قائم فرماتا ہے وہاں آپ کو حقوق ادا کرنیکی بھی تعلیم دیتا ہے۔ اگر آپ اپنے حقوق ادا کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے بہتر اور کوئی جادو نہیں۔ جو مرد کے دل پر چل سکے پس ماؤں اور بیویوں کا فرض ہے کہ اپنے گھروں کو ایک حسین معاشرے میں تبدیل کریں۔ کیونکہ تمام دنیا کی نگاہیں آپ کی طرف ہیں۔

حضور نے افریقہ میں عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اور فرمایا

وہاں عورت اتنی دیر سے محروم چلی آرہی ہے کہ شاید اسے اب یہ احساس ہی نہیں رہا کہ میں مظلوم ہوں یہ کیفیت احمدی معاشرے کیلئے ہرگز قابل قبول نہیں ہونی چاہیئے۔ وہاں احمدی مردوں کو عورتوں کے حقوق ادا کر کے باقی افریقہ کیلئے نمونہ بننا چاہیئے یہی حالت پاک و ہند کے معاشرہ میں بھی ہے اگر عورتیں اپنے حق ادا کریں اور مرد ظلم سے ہاتھ روکیں تو میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم دنیا کے سامنے دین حق کی ایک بہترین تصویر پیش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے

خطاب کے آخر پر حضور نے پاکستان میں دردناک مظالم کا نشانہ بننے والی احمدی خواتین کیلئے دعا کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ دین حق کی تعلیم کو بھلا کر عورتوں کو قتل کیا گیا ہے۔ ان کے سروں کی چادریں اتاری گئی ہیں ان کو بیوائیں بنایا گیا ہے۔ اور ان کے بچوں کو بے حال چھوڑ دیا گیا ہے۔ یہ حالات احمدی عورتوں کے لئے بڑے تکلیف دہ ہیں۔ جماعت اس معاملہ میں ان کا پورا خیال تو رکھتی ہے۔ لیکن جدا ہونے والے گھر کے مالک کی جگہ بھرنا کسی اور کیلئے ممکن نہیں اس لئے آج کی دعاؤں میں خصوصیت سے اپنی ان مظلوم بہنوں کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ پاکستان کے حالات کو تبدیل فرمائے اور دنیا بھر میں عورتوں کے دکھوں پر رحم کی نگاہ فرماتے ہوئے ان کے دکھ دور کرے اور بہترین دین حق کے معاشرہ کے قیام کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد دعا ہوئی اور سلام و رحمت کی دعا کے ساتھ حضور انور خواتین کی اس جلسہ گاہ سے واپس تشریف لے گئے۔

وہ دین ہی نہیں جس میں عملی آزمائش نہیں (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۱۶)

نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء متوجہ ہوں

"نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز (جونیئر اور سینئر سیکشن) گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد ۲۰ اگست بروز اتوار سے شروع ہو رہی ہیں۔ طلباء اور والدین نوٹ فرمالیں۔

پرنسپل
نصرت جہاں اکیڈمی

فوری ضرورت

ایک ادھیڑ عمر مرد کی ذاتی ملازم کی حیثیت سے فوری ضرورت ہے۔ کل وقتی یا دن کے کچھ حصہ کے لئے کام کرنا ہوگا۔ لکھنا اور پڑھنا جانتے ہوں، تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔
معرفت الفضل

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی
۴۸۴۴، ۹۰۶، ــ، ۳۱۰۲۶۔

تمام نیکیوں کی جڑ تقویٰ ہے (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۵۱)

نوٹس داخلہ | **الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ ربوہ** منظور شدہ فون نمبر 592

الیکٹریشن • ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں دوسالہ اور 6 ماہ کے کورسز میں داخلہ 31 اگست ۱۹۸۹ء تک جاری رہے گا۔ بیرون ملک جانے کے خواہشمند اور جن کو کالجوں میں داخلہ نہیں ملا اور بیکار نوجوان ربوہ میں حکومت کی منظور شدہ فنی تربیت گاہ کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ امتحان "پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن۔ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ ہر قسم کے کالجوں میں داخلہ اور سلیکشن بورڈز کی میرٹ لسٹ میں۔ ان ٹیکنیکل کورسز کے سرٹیفکیٹ کے (5) نمبر بطور غیر نصابی سرگرمیوں کے شامل کئے جاتے ہیں۔
کلاسز ـــــ صبح و شام

راحت جان — تبخیر معدہ کی محبوب دوا — قیمت ۱۴/-
شربت صدر — نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے — قیمت ۶/-
تریاق معدہ — خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج — قیمت ۱۴/-
تریاق بواسیر — بواسیر کا شافی علاج — قیمت ۱۵/-
روشن کاجل — آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے — قیمت ۵/-
اکسیر پائیوریا — خون اور پیپ کو روکتا ہے — قیمت ۱۰/-
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) — گولبازار۔ ربوہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۶۰ — فون نمبر ۶۳۴